السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں رکوع سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ کہاں باندھنے چاہییں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رکوع سے پہلے اور بعد حالت قیام میں ہاتھ باندھنا سنت ہے، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ صحیح حدیث سے ثابت ہے وہ فرماتے ہیں:

(رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا کان قائما فی الصلاۃ یضع یدہ الیمنی علی ظھر کفہ الیسری والرسغ والساعد) (سنن ابی داود، وسنن نسائی بسند صحیح)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز میں قیام فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر، پہونچے (گٹے) اور کلائی پر رکھتے تھے'' (یعنی کوئی خاص جگہ متعین نہیں ہے، ان جگہوں میں سے کسی جگہ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔)''

امام احمد رحمة اللہ علیہ نے جید سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے:

(إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضع یمینہ علی شمالہ علی صدرہ، حال وقوفہ فی الصلاۃ) (مسند احمد باسناد جید)

''تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑا ہونے کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھتے۔''

اسی طرح امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابوحازم کے طریق سے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

(کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُونَ أَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ یَدَهُ الْیُمْنَی عَلَی ذِرَاعِهِ الْیُسْرَی فِي الصَّلَاةِ) (صحیح البخاری)

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کہنی پر باندھے۔''

ابوحازم کہتے ہیں کہ ''سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس بات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے۔'' یہ اس کی دلیل ہے کہ نماز میں قیام کرنے والا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھے گا اور یہ رکوع سے پہلے اور بعد کے قیام کے لیے عام ہے۔۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نماز، صفحہ: 107

محدث فتویٰ